❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت تفہیم القرآن
وقت 5-7 منٹ

قرآنِ مجید ایک عظیم الشان معجزہ

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(الاَعراف:158)

جو اس رسول نبی اُمّی پر ایمان لاتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بُری باتوں سے روکتا ہے اور اُن کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور اُن پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور اُن سے اُن کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے جو اُن پر پڑے ہوئے تھے۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اُتارا گیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

خدا کے قول سے قولِ بشر کیوں کر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

معزز سامعین! مجھے آج آپ کے سامنے قرآنِ کریم ایک عظیم الشان معجزہ سے کم نہیں پر گفتگو کرنی ہے۔ قرآنِ کریم ایسے کمالات کا ایک مجموعہ ہے جن کی نظیر لانا انسان کے بس کی بات نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (الشوریٰ:12) یعنی اس کے ساتھ کسی چیز کو مثال کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔ ایسا ہی اس کے اندر موجود کلام کا حال ہے جس کی نہ کوئی مثال ہے اور نہ بنائی جاسکتی ہے۔ یہ کلام بظاہر نثر ہونے کے نظم سے زیادہ موزونیت رکھتا ہے اور دل و دماغ پر حاوی ہو جاتا ہے اور آسانی سے حفظ بھی ہو جاتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کے اعجاز کے متعلق فرمایا ہے: لَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن)

یعنی قرآن پاک کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے۔

قرآنِ کریم کا سب سے پہلا اور بڑا اعجاز صُحفِ سابقہ میں اس کا ذکر ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا!

"مَیں اِن (یعنی بنی اسرائیل) کے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ اُسے فرماؤں گا وہ سب اُن سے کہے گا"

(استثناء باب 18 آیت 18)

پھر اس عظیم تجلی کو دوسری جگہ ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی"

(استثناء باب 33 آیت 3)

سلسلہ موسویہ کے آخری دور میں حضرت مسیحؑ مبعوث ہوئے آپ نے بھی فرمایا کہ:

”مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کرسکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا“

(یوحنا باب 16 آیت 12-13)

سامعین! بائبل کی ان پیشگوئیوں میں معجزانہ رنگ میں قرآن مجید کے اعجاز کا نہایت عمدہ بیان ہے اور یہ بیان اہل کتاب یہود و نصاریٰ پر حجت ہے کیونکہ وہ ان کتابوں کو الہامی مانتے ہیں۔ قرآنِ مجید نے خود اس کا دعویٰ کیا ہے کہ مَیں ہی بائبل کی ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی یہ پیشگوئیاں منطبق ہوتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ اعراف کی آیت 158 میں جس کی تلاوت مَیں نے اوپر کی ہے فرمایا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ اور آپؐ کی صفات اور کام تورات اور انجیل میں مذکور ہیں آپؐ ان پیشگوئیوں کے مصداق ہیں اور وہ نور یعنی قرآن مجید جو آپؐ کے ساتھ نازل ہوا اس کی پیروی اور اتباع کرنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے اور آپؐ کی نصرت کرنے والے ہی کامیاب و کامران ہوں گے۔ تورات و انجیل کی پیشگوئیوں میں درج تھا کہ آنے والی موعود شریعت تمام سچائی کی راہ بیان کرے گی اور پھر یہ کہ وہ عالمگیر اور ساری دنیا کے لئے ہو گی قرآن مجید نے دعویٰ فرمایا ہے۔

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا (المائدہ:4)

کہ اب نسلِ انسانی کے لئے شریعت اور دین کو کامل کر دیا گیا ہے اور آسمانی نعمت پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اب ہمیشہ کے لئے اسلام کو دینِ الٰہی مقرر کر دیا ہے۔

سامعین! اوپر مذکور بائبل کی پیشگوئیوں کے مطابق قرآن مجید نے ببانگ دہل اپنے اعجازی ہونے کا اعلان کیا جو آج سے چودہ سو سال قبل بھی اُسی طرح کارگر تھا جس طرح آج ہے مگر کسی کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ اس کی مثل لا سکے۔ قرآن مجید نے سورۃ بنی اسرائیل میں دعویٰ کیا ہے:

قُلۡ لَّئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلٰۤی اَنۡ یَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا یَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِهٖ وَلَوۡ کَانَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ ظَهِیۡرًا (بنی اسرائیل:89)

اگر دنیا کے سارے جن و انس جمع ہو کر باہمی تعاون سے بھی قرآن کی طرح کا کلام بنانا چاہیں تو وہ کبھی بھی اس جیسا کلام بنا کر پیش نہیں کرسکتے اور سورۃ ہود میں ان لوگوں کو چیلنج کیا گیا ہے جو قرآن کو کلامِ الٰہی نہیں مانتے تھے بلکہ کہتے تھے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا گھڑا ہوا ہے فرمایا:

قُلۡ فَاۡتُوۡا بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِهٖ مُفۡتَرَیٰتٍ وَّادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ (ھود:14)

کہ اگر تم لوگ اپنے ادعاء میں سچے ہو تو اپنے ادعاء کی سچائی ثابت کرنے کے لئے زیادہ نہیں قرآن کی دس سورتوں جیسی سورتیں بنا کر دکھا دو اس کام کے لئے جتنے مددگار فراہم کرسکتے ہو ان سب کو اپنی مدد کے لئے بلا لو۔

پھر سورۃ البقرہ میں قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے پر شک و شبہ کرنے والوں کو چیلنج کیا گیا کہ

وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ (البقرۃ:24)

کہ تمہارے خیال کے مطابق کتاب اللہ نہیں ہے تو چلو، قرآن کی سورتوں میں سے کسی ایک ہی سورت جیسی سورت بنا کر دکھا دو اور جو تمہارے حمایتی ہیں ان سب کو اپنی مدد کے لئے بلا لو۔

قرآن کا یہ چیلنج رہتی دنیا تک کے لئے ہے اس میں نہ کسی خطہ کی کوئی تخصیص ہے اور نہ کسی زمانے کی کوئی خصوصیت ہے۔ عرب ہو یا عجم، شمال ہو یا جنوب، مشرق ہو یا مغرب، آج بھی قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اگر تمہیں قرآن کے کلام الٰہی ہونے میں کوئی شک و شبہ ہے تو فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ یعنی اس کی ایک ہی سورت بنا لاؤ بلکہ سورۃ طور میں ارشاد ہے کہ

فَلۡیَاۡتُوۡا بِحَدِیۡثٍ مِّثۡلِهٖۤ اِنۡ کَانُوۡا صٰدِقِیۡنَ (الطور:35)

کہ اگر یہ لوگ اپنے اس ادعاء میں سچے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں تو اس جیسا معجزانہ شان کا صرف ایک ہی جملہ بنا کر لے آئیں۔

سامعین! فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے اعجاز کا ذکر سنیئے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ قرآن پاک کے فصاحت و بلاغت کا اعجاز نہیں ہے کہ ایک اُمّی کی طرف سے قرآن کی مِثل لانے کا اعلان شائع ہوا۔ اُس وقت عرب میں زبان آور شعراء اور آتش بیاں خطیب موجود تھے۔ کفارِ عرب نے اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی تکذیب کی کیا کیا کوششیں نہ کیں انہوں نے اس راہ میں جان و مال خرچ کیا، اپنے عزیزوں اور فرزندوں کو نثار کیا خود اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھیں ان کے سپاہیوں نے میدان جنگ میں پرے جمائے ان کے دولتمندوں نے اپنے خزانے کھول دیئے ان کے شاعروں اور خطیبوں نے اپنی آتش بیانوں سے تمام ریگستان عرب کو تنور بنادیا۔ مگر اگر نہیں ہو سکا تو قرآن مجید کے مقابل پر کوئی سورۃ نہیں لاسکے۔ وہ اس کی مثال لانے سے عاجز رہے۔ لبید عامری، عرب کے مشہور شاعر تھے اور سبعہ معلقہ کی بزم مشاعرہ کے ایک رکن تھے اور جس کے اشعار کے متعلق مشہور تھا کہ: اُكْتُبُوْهَا عَلَى الحَنَاجِرِ وَلَوبِالْخَنَاجِر کہ اے لوگو! لبید عامری کے اشعار کو اپنے گلوں پر لکھو خواہ تمہیں خنجروں کے ساتھ ہی لکھنے پڑیں۔

اسلام کے بعد جب حضرت عمرؓ نے ان سے چند اشعار کی فرمائش کی تو انہوں نے جواب دیا جب خدا نے مجھ کو البقرہ اور آل عمران سکھلائی تو مجھے شعر کہنا زیبا نہیں۔

(شرح المواھب اللدنیہ جلد2 صفحہ 505)

ولید بن مغیرہ بڑا دولت مند اور قریش میں فصاحت کا استاد تھا اس نے خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر کچھ سنانے کی درخواست کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ يَامُرُ بِالْعَدْلِ (النحل:91) والی آیت آخر تک تلاوت فرما کر سنائی۔ ولید اس درجہ متاثر ہوا کہ اس نے مکرر تلاوت کرنے کی فرمائش کی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسری مرتبہ بھی سنا چکے تو ولید بولا: خدا کی قسم! اس کلام میں کچھ اور ہی شرینی ہے اور تازگی بھی نئی قسم کی ہے اس نخل کا اعلیٰ حصہ ثمر آور ہے اور اس کا زیریں حصہ مضبوط تنہ ہے اور کوئی بشر اس جیسا کلام نہیں بنا سکتا۔

(شرح المواھب اللدنیہ جلد2 صفحہ 506)

خدا کے قولِ سے قولِ بشر کیوں کر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

سامعین! قرآن کریم اپنی جذب و تاثیر کے لحاظ سے بھی ایک بے نظیر کتاب ہے اور اپنے اس منصب میں حیوانوں کو انسان اور انسانوں کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسانوں کو باخدا انسان بنانا حقیقتًا قرآنِ کریم پر ہی ختم ہے۔ جس عمدگی سے قرآنِ کریم نے اپنے اس منصب کو پورا کیا ہے دنیا کی کوئی مذہبی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قرآنِ مجید اس وقت نازل کیا گیا جب کہ آسمانی کتاب کے حامل اور کتبِ سماویہ سے خالی ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ یعنی ظاہری اور روحانی لحاظ سے اقوام بگڑ کر كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ وحشیوں اور چارپایوں سے بھی بدتر ہو چکی تھیں۔ قرآن مجید نے يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ کے موافق ان کو گمراہی و ضلالت نکال کر ہدایت کے اعلیٰ مقام پر اور فرش سے اٹھا کر عرش پر بٹھا دیا اور وہ وحشی سے مہذب انسان بن گئے اور رضی الله عنهم و رَضُوْا عنه کہ اللہ اُن سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔ کی اسناد خدا تعالیٰ سے حاصل کر لیں۔

سامعین! قرآن پاک کی تاثیرات کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہؓ بن مسعود سے فرمائش کی کہ مجھے قرآن کریم سناؤ، انہوں نے جواب دیا کہ بھلا مَیں آپؐ کو کیا سناؤں؟ آپؐ پر تو خود قرآن اُترا ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں! بات یہ ہے کہ مجھ کو قرآن دوسرے شخص سے سننا اچھا لگتا ہے۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں مَیں نے سورۃ نساء پڑھنی شروع کی تھوڑی دیر بعد آپؐ نے فرمایا بس کرو۔ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ النساء باب فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید)

ایسا ہی حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کا واقعہ ہے کہ آپ جیسا شخص انتہائی غیظ و غضب کی حالت میں گھر سے مسلح ہو کر نکلتا ہے کہ نعوذ باللہ رسول اللہ کا کام تمام کر دے اور ہمیشہ کے لئے اس وجود کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے لیکن جونہی اپنی بہن کے گھر پہنچتا ہے قرآن کریم کی آیات سن لیتا ہے تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑتی ہے اور اپنی بہن

کے گھر سے صاف ہو کر نہایت منکسرانہ حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے اور اسلام سے مشرف ہو کر رضی اللہ عنہم کے گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

(سیر الصحابہ جلد 1 صفحہ 98-99)

نجاشی کے دربار میں حضرت جعفرؓ نے جب سورۃ مریم کی تلاوت کی تو اس پر رقت طاری ہو گئی اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر کہا خدا کی قسم! یہ کلام اور انجیل دونوں ایک ہی چراغ کے پَرتو ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 333)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ قرآن کی روحانی تاثیرات سے متاثر ہو کر اپنے قلبی جذبات واحساسات یوں بیان کرتے ہیں۔

”مَیں نے دُنیا کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور بہت ہی پڑھی ہیں مگر ایسی کتاب دُنیا کی دِلرُبا راحت بخش، لذّت دینے والی، جس کا نتیجہ دُکھ نہ ہو نہیں دیکھی..... مَیں پھر تم کو یقین دلاتا ہوں کہ میری عمر، میری مطالعہ پسند طبیعت، کتابوں کا شوق اِس امر کو ایک بصیرت اور کافی تجربہ کی بنا پر کہنے کے لیے جرأت دلاتے ہیں کہ ہر گز ہر گز کوئی کتاب ایسی موجود نہیں ہے اگر ہے تو وہ ایک ہی کتاب ہے۔ وہ کونسی کتاب؟ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ کیسا پیارا نام ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے سوا کوئی ایسی کتاب نہیں ہے کہ اس کو جتنی مرتبہ پڑھو جس قدر پڑھو اور جتنا اس پر غور کرو اسی قدر لُطف اور راحت بڑھتی جاوے گی طبیعت اُکتانے کے بجائے چاہے گی کہ اَور وقت اسی پر صَرف کرو۔ عمل کرنے کے لیے کم از کم جوش پیدا ہوتا ہے اور دل میں ایمان، یقین اور عرفان کی لہریں اُٹھتی ہیں۔“

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 34)

سامعین! قرآن مجید کا یہ اعجاز ہے کہ وہ ہر طرح کی تحریف و تبدل اور تغیر سے محفوظ ہے اس کی حفاظت ایسی پختہ اور ایسی قطعی ہے کہ اس میں نہ خلل پیدا ہوا ہے اور نہ کبھی پیدا ہو سکتا ہے اور یہ حقیقت خود قرآن مجید کے عالمگیر اور زندہ کتاب ہونے کا ثبوت ہے آسمانی کتابوں میں سے قرآن مجید وہ واحد کتاب ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر: 10) کہ ہم نے ہی اس قابل شرف کتاب کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

یہ بھی عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ صرف قرآنِ مجید کے لئے ہوا ہے اور پھر اس سے بھی عجیب تر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی رنگ میں قرآنِ مجید کی حفاظت فرمائی ہے کیونکہ قرآنِ مجید ایک عالمگیر شریعت ہے۔ عربوں میں غضب کی قوت حافظہ کے پیشِ نظر مسلمان قرآنِ مجید کے لفظ لفظ حرف حرف کو یاد کرتے۔ دل پر نقش کرتے اور روز و شب بکثرت اس کی تلاوت کرتے اسے استعمال کرتے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

سامعین! پھر قرآنِ مجید کی باطنی حفاظت یعنی اس کے معنوں کو محفوظ رکھنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی انتظام فرمایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ پیشگوئی فرمائی۔ اِنَّ اللّٰہَ یَبۡعَثُ لِھٰذِہِ الۡاُمَّۃِ عَلٰی رَاۡسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنۡ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیۡنَھَا

(ابوداؤد کتاب الملاحم)

کہ اللہ تعالیٰ میری امت کے فائدہ کی خاطر ہر صدی کے سر پر ایسے وجود مبعوث کرتا رہے گا جو امت کے دین کی تجدید کریں گے۔

گویا جو میل کچیل اور غلط حواشی اس عرصے میں مذہبِ اسلام اور قرآنِ مجید کی طرف منسوب کئے گئے ہوں گے اللہ تعالیٰ ایک مجدد یعنی مصلح کے ذریعے دور فرمادے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حفاظتِ قرآنِ مجید کے سلسلے میں فرماتے ہیں:

”قرآنِ شریف میں یہ وعدہ ہے کہ خدا تعالیٰ فتنوں اور خطرات کے وقت میں دین اسلام کی حفاظت کرے گا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر: 10) سو خدا تعالیٰ نے بموجب اس وعدہ کے چار قسم کی حفاظت اپنی کلام کی کی۔ اوّل حافظوں کے ذریعہ سے اُس کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ رکھا اور ہر ایک صدی میں لاکھوں ایسے انسان پیدا کئے جو اُس کی پاک کلام کو اپنے سینوں میں حفظ رکھتے ہیں... دوسرے ایسے آئمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر ایک صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے... تیسرے متکلّمین کے ذریعہ سے جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو عقل کے ساتھ تطبیق دے کر خدا کی پاک کلام کو کوتہ اندیش فلسفیوں کے استخفاف سے بچایا ہے۔ چوتھے رُوحانی انعام پانے والوں کے ذریعہ سے جنہوں نے خدا کی پاک کلام کو ہر ایک زمانہ میں معجزات اور معارف کے منکروں کے حملہ سے بچایا ہے۔“

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 288)

قرآنِ مجید کا اسلوبِ بیان اور اس کی آیتیں اور سورتیں موتیوں کی لڑی کی طرح پروئی ہوئی ہیں کہ اس کی فصاحت و بلاغت کے ساتھ ساتھ اس کے اسلوبِ بیان سے حقائق و معارف کا بے پایاں سمندر پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی، اس کی توحید اور اس کی صفات کا بیان دیکھو تو ایسا دلکش ہے کہ انسان محو حیرت ہو جاتا ہے انسانی تخلیق اور کائنات عالم کی پیدائش کے بیاں پر نظر کرو تو نگاہیں خیرہ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ انسانی زندگی کے لئے تعلیمات کا جائزہ لیا جائے۔ تمدنی، سیاسی، اقتصادی اور مذہبی تعلیمات و ہدایات کو دیکھا جائے تو ان کا ایجاز جامعیت اور معنوی بھرپور طور سے عقلیں دنگ ہیں پیشگوئیوں کے بیانات پر تدبر کیا جائے تو اتنے خزانے علوم و معارف کے نظر آتے ہیں کہ انسانی ادراک ہر مرحلہ اور ہر مقام پر اپنے عجز کا اعتراف کرتا ہے اور لطافت بیاں ایسی ہے کہ انسان کا دل جذب و کشش کی انتہائی کیفیت سے دوچار ہوتا ہے پھر قیامت مابعدہ کی زندگی کے کوائف کو جس سحر انگیز انداز میں بیان کیا گیا ہے وہ رگ رگ میں لذت بھر دیتا ہے۔ جنت و دوزخ کے حالات کا نقشہ جس معیاری اسلوب میں بیان ہوا ہے وہ اتنا بے مثال ہے کہ یوں نظر آتا ہے کہ جنت بھی سامنے ہے اور دوزخ بھی آنکھوں کے آگے ہے قرآن مجید اپنے ہر رنگ میں بے مثال اور اپنے ہر پہلو سے عجیب تر کتاب ہے۔

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

اگر انسان قرآنِ مجید کی سکھائی ہوئی دعاؤں پر ہی غور کرے تو اس کے روئیں روئیں سے عشق و محبت کی چنگاری شعلہ زن ہو جائے گی یہ بڑا وسیع مضمون ہے مگر مَیں اس جگہ سورۃ فاتحہ اور اس کی دعا کو بطور مثال پیش کرتا ہوں دنیا کی کوئی کتاب قرآنِ مجید کے کسی مضمون میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی، حقائق معارف کے بیان میں اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی حضرت مسیح موعودؑ نے اعلان فرمایا کہ:

”واقعی اور حقیقی یہی بات ہے کہ توریت اور انجیل کو علوم حکمیہ میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بھی مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہم کیا کریں اور کیوں کر فیصلہ ہو۔ بھلا اگر وہ اپنی توریت یا انجیل کو معارف و حقائق کے بیان کرنے اور خواص کلام الوہیت ظاہر کرنے میں کامل سمجھتے ہیں تو ہم بطور انعام پانسو روپیہ نقد ان کو دینے کو طیار ہیں۔ اگر وہ اپنی کل ضخیم کتابوں میں سے جو ستر کے قریب ہوں گی وہ حقائق اور معارف شریعت اور مرتب اور منتظم دُرَرِ حکمت و جواہر معرفت و خواص کلام الوہیت دکھلا سکیں۔ جو سورہ فاتحہ میں سے ہم پیش کریں۔“

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 360)

اس بیان سے سورۃ فاتحہ کی خصوصاً اور باقی قرآنِ مجید کی عموماً نمایاں شان کا اظہار ہوتا ہے اس کی عظمت و دلکشی اس کے اسلوب و بیاں کی جاذبیت اور اس کے حقائق و معارف کی بے حسابی ظاہر و باہر ہے کچھ لوگ اپنی علمی کمی کا اعتراف کرنے کی بجائے قرآنِ مجید کے لا محدود روحانی خزائن کو چند سالوں، چند صدیوں، چند تفسیروں یا چند کتابوں تک محدود قرار دیتے ہیں اور اس طرح قرآن پاک کے بحر ذخار کی حد بندی کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر جماعت احمدیہ اور کوئی محقق مسلمان یہ تصور نہیں کر سکتا کہ قرآن مجید کے حقائق و معارف ایک نسل یا ایک زمانہ کے لئے تھے اور جو کچھ سابق مفسرین نے لکھ دیا ہے وہ حرف آخر ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:

”اے بندگان خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر یک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے کوئی شخص برہمو یا بدھ مت مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے موجود نہ ہو قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفہ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانے تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحفِ مطہرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 257-258)

حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”ایک مومن کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تعلیم اتری ہے اسے ماننا ضروری ہے۔ آپؐ کو خاتم الانبیاء ماننا ضروری ہے۔ اس یقین پر قائم ہوں اور یہ ایمان ہو کہ قرآن کریم آخری شرعی کتاب ہے اور اس کے تمام احکامات ہمارے لئے ہیں اور ہمیں اس پر ایمان لانا اور ماننا اور عمل کرنا ضروری ہے۔“

(خطبہ جمعہ 13/ جولائی 2007ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(یہ تقریر مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب اُستاد جامعہ احمدیہ جرمنی کے ایک مضمون کی مدد سے تیار کی ہے۔ فجزاہ اللہ)

(کمپوزڈ: فائقہ بشریٰ)

✡✡✡✡